



سوال

(1012) نماز جمعہ کی جماعت کے لیے امام کے علاوہ ایک آدمی کافی ہے یا دو؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جمعے کی جماعت کے لیے امام کے علاوہ ایک آدمی کافی ہے یا دو ہونے چاہئیں؟ شیخ ابن باز رحمہ اللہ وغیرہ اہل علم تین افراد کے جو قائل ہیں اس کی کیا حیثیت ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صحیح بات یہ ہے، کہ اقامت جمعہ کے لیے کسی عدو کی شرط نہیں، شرع میں جماعت کا قیام کم از کم امام اور مقتدی سے چوں کہ حاصل ہو جاتا ہے، اس لیے اسی عدد سے جمعہ کی اقامت بھی جائز ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی ”صحیح“ میں باین الفاظ باب قائم کیا ہے:

”باب اثنتان فما فوقهما جماعة“ پھر مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی روایت:

”إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذَانًا، وَأَقِيمًا، ثُمَّ لِيَوْمِكُمْ الْكِبْرُكُنَا“ (صحیح البخاری، باب: اثنتان فما فوقهما جماعة، رقم: ۶۵۸) سے استدلال کیا ہے، کہ جماعت کا وجود امام اور مقتدی سے حاصل ہو جاتا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے، کہ جماعت کم از کم امام اور مقتدی سے حاصل ہو جاتی ہے۔ مقتدی چاہے آدمی ہو یا بچہ یا عورت۔“ (فتح الباری: ۱۳۲/۲)

علامہ شوکانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

”وَلَمْ يَأْتِ نَصٌّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِأَنَّ الْجُمُعَةَ لَا تَنْعَقِدُ إِلَّا بِكَذَا وَهَذَا الْقَوْلُ هُوَ الرَّاجِحُ عِنْدِي“ (نیل الأوطار: ۲۳۴/۳)

”اقامت جمعہ کے لیے بطور نص رسول اللہ ﷺ سے کوئی عدو ثابت نہیں۔ میرے نزدیک یہی قول راجح ہے۔“

سماحہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے جو عدد ذکر فرمایا ہے، اس کی بناء اس بات پر ہے، کہ استماع خطبہ کے لیے سامعین کا عدد ہونا چاہیے۔ لیکن ظاہر نصوص پہلے مسلک کا مؤید ہے۔ (منا

تقدم)



هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوى حاقظ ثناء التمدني

كتاب الصلوة: صفحة: 814

محدث فتوى